عید الفطر اسلام کا ایک عظیم الشان دن ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشَّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

صدقۂ فطر کے اَحکام

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی نے ہمیں رمضان المبارک میں دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ صدَقات وخیرات، مسکینوں کو کھانا کھلانے، حسبِ استطاعت ضروتمندوں کی مدد کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائی، عنقریب عالَمِ اسلام پر عید الفطر کا خوشیوں بھرا مبارک دن سایہ فگن ہونے والا ہے، عید الفطر کے روز اللہ تعالیٰ نے ہمیں صدقۂ فطر کے ذریعے محتاج وضرور تمندوں سے تعاوُن اور اُن کی مدد کا مَوقع فراہم کیا ہے، صدقۂ فطر ہر صاحبِ نصاب پر واجب ہے، اور صدقۂ فطر ہر اُس مسلمان کو دے سکتے ہیں جسے زکاۃ دے سکتے ہیں، لہٰذا عید کی نماز سے پہلے، ورنہ فوراً بعد صدقۂ فطر ضرور ادا کردینا چاہیے، صدقۂ فطر کی مقدار تقریباً دو ۲ کلو اور

پچاس گرام گندم یا اس کی رقم ہے (متحدہ عرب اِمارات میں اس سال یہ رقم بیس ۲۰ دِرہم مقرّر کی گئی ہے)، اور جن لوگوں کو اللہ تعالی نے نعمتِ مال سے زیادہ نوازا ہے، کہ اُن کے گھروں میں ایک وقت میں کئی کئی قیمتی اور قسم قسم کے کھانے پکائے اور کھائے جاتے ہیں، قیمتی مکان، قیمتی لباس کی نعمت اُنہیں میسّر ہے، اَیسے حضرات کھجور، بادام، پستہ، کشمش، یا منقّٰی وغیرہ قیمتی چیزوں کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کریں تو زیادہ بہتر ہے؛ تاکہ محتاجوں، ضرورتمندوں کا زیادہ فائدہ ہو، اور وہ بھی اچھے انداز سے اپنی ضرورتیں پوری کر سکیں۔

عید کے اَحکام وآداب

برادرانِ اسلام! عید کے دن اپنے اَہل وعِیال اور دیگر قَرابت داروں سے اِحسان وبھلائی سے پیش آنا، اور ٹوٹے تعلقات کو دوبارہ جوڑنا ہے، عید الفطر کی رات جسے لیلۃ الجائزہ یعنی اِنعام کی رات کہا جاتا ہے، اُس رات روزہ داروں کو رب تعالی کی طرف سے مغفرت کی صورت میں اِنعام دیا جاتا ہے، اور عید کی صبح فِرشتے تمام راستوں کے کنارے کھڑے ہو کر مسلمانوں کو گناہوں کی مُعافی، رب کی رِضا اور اس کی عطا وبخشش کی خوشخبری سناتے ہیں، عید کے دن حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غُسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا (نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا)، خوشبو لگانا، نمازِ فجر محَلّے کی مسجد میں ادا کرنا، عید گاہ جلد آنا، نمازِ عید کے لیے ایک راستے سے آنا اور دوسرے سے واپس جانا، نمازِ عید مسجد میں ہو چاہے عید گاہ میں وہاں تک پَیدل جانا، گاڑی میں یا

سواری پر جانا بھی جائز ہے، نمازِ عید کے لیے اطمینان ووَقار اور نگاہ کچھ نیچی کیے ہوئے جانا، آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دینا، یہ عید کی سنّتیں اور مستحبّات ہیں۔

عزیز دوستو! نمازِ عید کو جانے سے پہلے طاق عدد میں چند کھجوریں کھا لینا سنّت ہے، ناشتہ بھی کیا جاسکتا ہے، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھا لینی چاہیے، حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخرُج يَومَ الفِطْرِ حَتّىٰ يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحىٰ حَتّىٰ يُصَلِّي»(۱) "عید الفطر کے دن جب تک حضور نبی رحمت ﷺ کچھ کھا نہ لیتے، عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے، اور عید الاضحیٰ کے دن اُس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک نمازِ عید ادا نہ فرما لیتے"۔

محترم بھائیو! عید کا دن عظمت ورفعت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی طرف سے روزہ داروں کی مہمانی، اِنعام واِکرام اور گناہوں کی بخشش کا دن بھی ہے، اس دن روزہ رکھنا گناہ ہے، عید کے دن خوشی کا اظہار اسلامی تعلیمات کے مطابق ہونا چاہیے، اس دن ملائکہ راستوں میں کھڑے آواز دیتے ہیں، کہ اے مسلمانو! آج تمہاری دعوت کا دن ہے؛ کیونکہ کَل تک تو اللہ تعالی نے تمہیں روزے کا حکم دیا تھا، لہٰذا تم نے روزے رکھے، عبادت کی۔ نمازِ عید کے بعد صَدا کی جاتی ہے، سُن لو! اللہ تعالی نے تمہارے گناہ مُعاف فرما دیے ہیں، تم خوشی خوشی اپنے گھروں کو لَوٹ جاؤ؛ کہ آج کا

---

(۱) "جامع الترمذي" أبواب العيدَين، ر: ٥٤٢، صـ١٤٢.

دن تمہارے لیے اِنعام واِکرام کا دن ہے"[1]۔

عید خوشی وفرحت کا دن ہے

عزیز دوستو! ہمیں اللہ تعالیٰ نے بے شمار اِنعام واِکرام سے نوازا ہے، عنقریب عید الفطر پورے جوش وجذبہ سے مَنائی جائے گی، یہ ہماری یکجہتی کی عظیم مثال ہے، جو رہتی دنیا تک قائم رہے گی، ان شاءاللہ مسلمان اسلامی اُصول وضوابط کے مطابق عید کی خوشیاں منائیں گے، عید کا دن خوشی وفرحت، رشتہ داروں سے حُسنِ سُلوک، دوستوں اور پڑوسیوں سے ملاقات اور غریب ومستحقین کی مدد کا دن ہے، اس باہمی میل ملاپ وہمدردی سے محبت پیدا ہوتی ہے، دلوں کی کدُورتیں دُور ہوتی ہیں، مُصافحہ سے گناہ جھڑتے ہیں، اللہ کے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَان، إِلاَّ غُفِرَ لَهُما قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا»[2] "جب دو ۲ مسلمان آپس میں ملتے اور مُصافحہ کرتے ہیں، تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے پہلے ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے"۔

پیارے بھائیو! عید کا دن خوشی ومسرت کا دن ہے، اس دن اعمالِ صالحہ کی کثرت کے ساتھ ساتھ خوشی کے اِظہار کا بھی حکم دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس ﷺ جب مدینہ منوّرہ تشریف لائے، اُس زمانے

---

(۱) "شعب الإيمان" ٢٣-باب في الصيام، ر: ٣٦٩٥، ٣/ ١٣٦٢ بالمفهوم والاختصار.

(۲) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في المصافحة، ر: ٥٢١٢، صـ٧٣١.

میں اَہلِ مدینہ سال میں دو۲دن خوشی منایا کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: «مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟» "یہ کیسے دو۲دن ہیں؟" لوگوں نے عرض کی: زمانۂ جاہلیت سے ہم اِن دنوں میں خوشی مناتے ہیں، فرمایا: «إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْراً مِنْهُمَا: يَوْمَ الأَضْحَى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ»[1] "اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو۲دن تمہیں عطا فرما دیے ہیں: یومِ اَضحیٰ اور یومِ فطر"۔

پیارے بھائیو! عید کا دن رب تعالیٰ کی رِضا کے حصول اور اظہارِ مسرت کا دن ہے، اس دن جس قدر ہو سکے نیک اعمال کی کثرت کرنی چاہیے، گناہوں سے اجتناب، مَرد وعورت کا اختلاط، عُریانی وفَحاشی، عورتوں کو بے پردہ اور نیم عُریاں لباس میں گھر سے باہر نکلنے سے بچتے رہنا چاہیے، یہ تمام کام ہمیشہ ممنوع ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنٰى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلاَ يُؤْذَيْنَ﴾[2] "اے نبی! اپنی اَزواج، صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دیجیے، کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں"۔ لہٰذا عید کے دن گناہ ونافرمانی والے کاموں سے بچ کر جائز طریقے سے خوشی وفرحت کا اظہار درست ومستحب ہے۔

---

(١) "سُننِ أَبي داود" كتاب الصلاة، ر: ١١٢٤، صـ١٧٠.

(٢) پ٢٢، الأحزاب: ٥٩.

اعمالِ صالحہ، ترکِ گناہ اور غریبوں سے محبت

جانِ برادر! عید کا عظیم الشان دن اپنی خوشی کے ساتھ ساتھ کمزوروں اور ضرورتمندوں سے بھلائی، ہمدردی وبھائی چارگی اور ان کے ساتھ خوشیاں بانٹنے کا درس بھی دیتا ہے، خود ہمارے پیارے نبی ﷺ کو حکم ہوا کہ نماز کے بعد ایسے اچھے کاموں کی توفیق کا بارگاہِ الٰہی میں سوال کریں، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تبارك وتعالى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ -قَالَ: أَحْسِبُهُ قال فِي الْمَنَامِ- فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ -أَوْ قَالَ: فِي نَحْرِي- فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الكَفَّارَاتِ، وَالكَفَّارَاتُ: الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ

فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ. قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ»[1].

"میرا رب تبارک وتعالی اچھی صورت میں تشریف لایا (راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ فرمایا: خواب میں) ارشاد فرمایا: اے حبیب! کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ کہا: میں نے عرض کی: نہیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب تعالی نے میرے دونوں کاندھوں کے درمیان اپنا دستِ قدرت رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (یا فرمایا: اپنے گلے میں) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، میں نے وہ سب جان لیا۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: اے حبیب! کیا تم جانتے ہو کہ فِرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں، کفّارات کے بارے میں، اور "کفّارات" نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا، جماعات کی طرف قدم بڑھانا، اور مشقّت میں اچھی طرح وضو کرنا، جس نے اَیسا کیا اس نے اچھی زندگی گزاری، اس کا خاتمہ اچھا ہوگا اور وہ گناہوں سے اَیسا پاک ہوجائے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہو۔ اللہ تعالی نے فرمایا: اے حبیب! جب تم نماز ادا کرلو تو یہ پڑھو: "اے اللہ! میں تجھ سے بھلے کام کرنے، برائیوں سے دُوری اور مساکین سے محبت کی توفیق مانگتا ہوں، اور جب تو اپنے بندوں کو کسی آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے، تو میری التجا ہے کہ مجھے بغیر آزمائش کے اپنے پاس بُلا

(١) "جامع الترمذي" أبواب تفسير القرآن، ر: ٣٢٣٣، صـ٧٣٤، ٧٣٥.

لینا"۔ پھر ارشاد فرمایا کہ "درَجات" سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور راتوں کو جاگ کر اللہ تعالی کی عبادت کرنے کا نام ہے۔

اے اللہ! ہماری عبادات وطاعات اپنی بارگاہ میں قبول فرما، لیلۃ القدر میں خوب عبادت کی ہمّت وتوفیق عطا فرما، رمضان کو ہمارے لیے ذریعۂ نَجات وبخشش بنا، بقیہ ایام میں بھی ہمیں زیادہ سے زیادہ اعمالِ صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرما، ہمیں رمضان ولیلۃ القدر کی برکتیں اور عید کی خوشیاں نصیب فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.